Digitized By Khilafat Library Rabwah

روزنامہ
الفضل ربوہ
فون: ۴۴۹
(ایڈیٹر): نسیم سیفی
رجسٹرڈ نمبر ایل ۵۲۵۴

جلد ۳۹/۷۴ | پیر ۲۹ جمادی الاول ۱۴۰۹ھ ۹ صلح ۱۳۶۸ ہش ۹ جنوری ۱۹۸۹ء | نمبر ۸

کینیڈا کی جماعت بہت سے ممالک کو خدمت کے میدانوں میں پیچھے چھوڑ رہی ہے

کینیڈا میں ۲۵ لاکھ ڈالر کے عطایا برائے تعمیر بیوت الذکر کے آغاز پر حضرت امام جماعت احمدیہ کا روح پرور پیغام

یکم جولائی ۱۹۸۸ء بروز جمعہ مربی انچارج صاحب کینیڈا محترم نسیم مہدی صاحب نے بیت الذکر کینیڈا کے لیے عطیہ جات کے حصول کے لیے خصوصی تحریک کا خطبہ جمعہ میں اعلان فرمایا۔ انہوں نے اس سے قبل حضور ایدہ اللہ تعالیٰ سے اس موقعہ پر خصوصی پیغام کی بھی درخواست کی۔

حضور نے ازراہ شفقت اس موقعہ کے لیے جو خصوصی پیغام ارسال فرمایا اور جو محترم نسیم مہدی صاحب نے خطبہ جمعہ میں پڑھ کر سنایا۔ وہ ذیل میں درج کیا جاتا ہے۔
حضور نے فرمایا۔

"میں بہت خوشی اور غور سے جائزہ لے رہا ہوں، گزشتہ چند سالوں سے کینیڈا کی جماعت اللہ کے فضل سے بہت سے ممالک کو (بعض ایسے بھی جو اس سے بہت بڑے ہیں) خدمت کے کئی میدانوں میں پیچھے چھوڑ رہی ہے۔ اور بڑی تیزی سے ہر کام میں آگے آرہی ہے ..... (بیوت الذکر۔ ناقل) کی تعمیر میں ابھی اور قربانی کی ضرورت ہے۔ جو خدا کے گھر بناتے ہیں اللہ تعالیٰ ان کے اموال اور نفوس میں اتنی برکت ڈالتا ہے کہ بعض اوقات انسان حیران رہ جاتا ہے۔ یاد رکھیں کہ جماعت کی رونق ... (بیوت الذکر۔ ناقل) سے ہی ہے۔ آپ نے صرف ٹورانٹو میں ہی ... (بیت الذکر۔ ناقل) نہیں بنانی بلکہ سارے کینیڈا میں (بیوت الذکر۔ ناقل) بنانی ہیں۔ اس لیے ان تمام منصوبوں کی تکمیل کے لیے کمر ہمت کس لیں اور بڑھ چڑھ کر قربانی پیش کریں۔
اللہ تعالیٰ آپ کے ساتھ ہو۔"

امیر و مربی انچارج کینیڈا مکرم نسیم مہدی صاحب نے آئندہ تین سال میں ۲۵ لاکھ ڈالر حاصل کرنے کے لیے عطایا اکٹھے کرنے کی سکیم کا اعلان کیا ہے۔ معلوم ہوا ہے کہ احباب کینیڈا بیوت الذکر فنڈ کینیڈا میں خدا کے فضل و کرم سے بڑھ چڑھ کر وعدے لکھوا رہے ہیں۔ اللہ تعالیٰ سب قربانی کرنے والوں کو اپنے فضلوں سے نوازے۔

(بحوالہ احمدیہ گزٹ کینیڈا نومبر ۱۹۸۸ء صفحہ ۶)

دورہ مشرقی افریقہ ۱۹۸۸ء

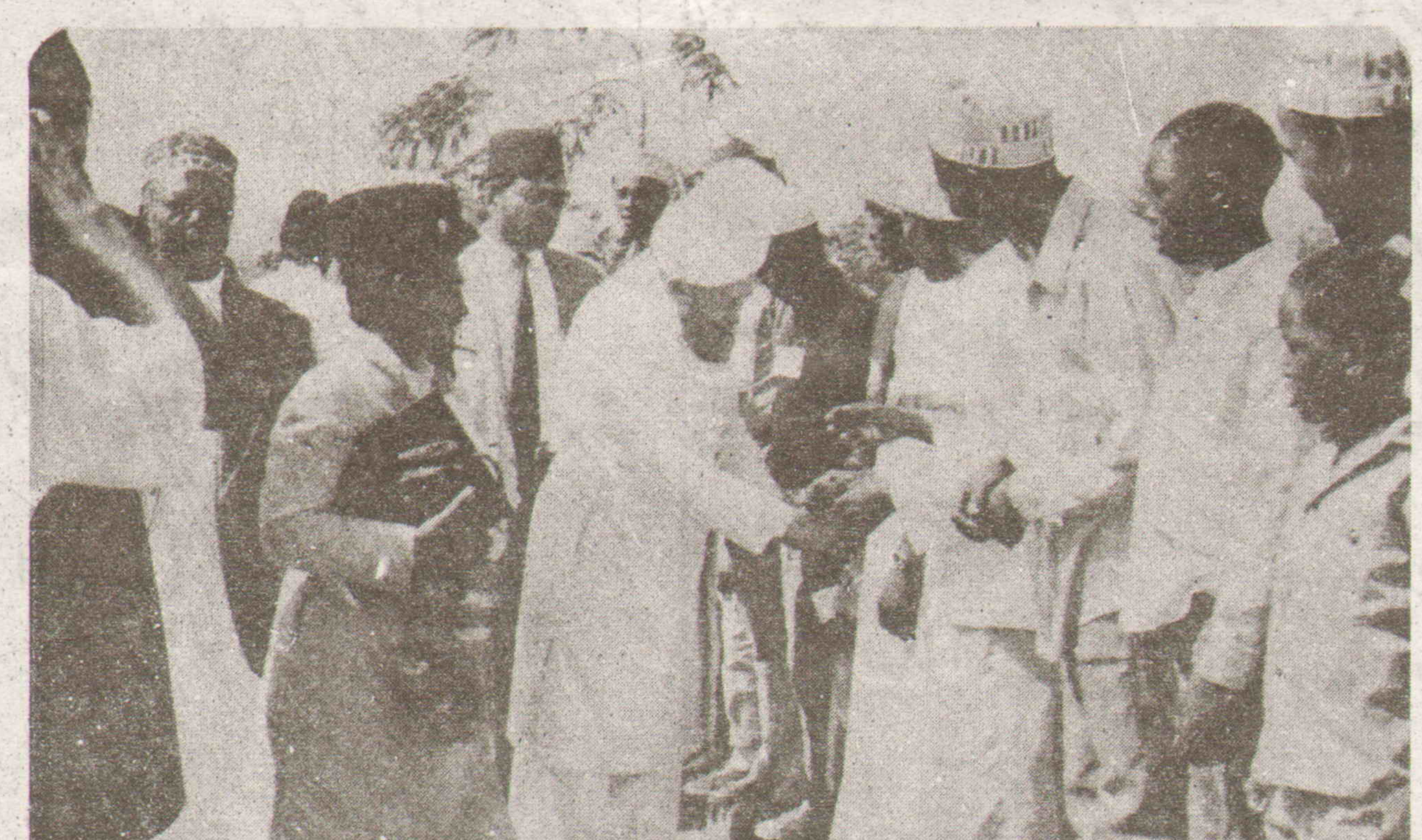

سیدنا حضرت مرزا طاہر احمد صاحب امام جماعت احمدیہ تنزانیہ مشرقی افریقہ پہنچنے پر ایئرپورٹ پر استقبال کیلئے آنیوالے دوستوں سے مصافحہ فرما رہے ہیں۔

اخبار احمدیہ

مکرم قاضی منیر احمد صاحب کو گرفتار کر لیا گیا

مکرم قاضی منیر احمد صاحب مینیجر ضیاء الاسلام پریس ربوہ کو ربوہ کی پولیس نے جمعہ ۶ جنوری ۱۹۸۹ء کو گرفتار کر لیا۔ ان پر ٹنڈو آدم (سندھ) میں مباہلہ کے پمفلٹ کے سلسلے میں ایک مقدمہ درج کیا گیا تھا۔ اس بناء پر گرفتاری عمل میں آئی ہے موصوف کو گرفتاری کے بعد جوڈیشنل حوالات چنیوٹ میں منتقل کر دیا گیا ہے احباب کرام سے درخواست ہے کہ اس مخلص خادم سلسلہ کیلئے خصوصی دعائیں کریں مولا کریم اپنے فضل سے انہیں باعزت رہائی دے اور دین و دنیا میں اپنے بیشمار فضلوں سے نوازتا رہے

السلام علیکم کہنے پر گرفتاری

مکرم محمد نواز صاحب ولد محمد حسین صاحب معلم وقف جدید چک ۵۶۵ گ ب ضلع فیصل آباد یکم جنوری ۱۹۸۹ء کو کسی کام کی غرض سے ننکانہ صاحب ضلع شیخوپورہ گئے وہاں چوک پرانا ننکانہ صاحب بچیانہ روڈ پر ایک شخص رانا ظفر عباس نے السلام علیکم کہنے پر ان کے خلاف دفعہ ۲۹۸۔سی کے تحت مقدمہ درج کرایا۔ پولیس نے انہیں اس جرم میں گرفتار کر کے جیل بھجوا دیا ۳ جنوری ۱۹۸۹ء کو مجسٹریٹ نے درخواست ضمانت نامنظور کر دی۔ اب سیشن کورٹ سے ضمانت کی کوشش کی جا رہی ہے۔

خاکسار کے بڑے بھائی مکرم مرزا بشیر احمد صاحب آف لنگروال مورخہ ۲۳ دسمبر ۱۹۸۸ء بروز جمعہ بمقام راولپنڈی وفات پا گئے۔ نماز جنازہ مولانا سلطان محمود انور صاحب ناظر اصلاح وارشاد نے پڑھائی اور ربوہ میں تدفین ہوئی۔

احباب جماعت سے درخواست ہے کہ وہ دعا کریں کہ اللہ تعالیٰ انہیں جوار رحمت میں جگہ عطا فرمائے۔

(مرزا نصیر احمد ایڈووکیٹ۔
سپریم کورٹ۔ لاہور)

Digitized By Khilafat Library Rabwah

روزنامہ الفضل ربوہ

پبلشر مسعود احمد نے ضیاء الاسلام پریس ربوہ سے چھپوا کر دارالنصر غربی ربوہ سے شائع کیا۔
قیمت: ایک روپیہ پچاس پیسے

۹ صلح ۱۳۶۸ھش ۹ رجنوری ۱۹۸۹ء

نرمی اور محبت سے نیکیوں کی طرف توجہ دلائیں

بعض لوگ نیکیاں کرتے ہیں اور اپنے ماحول سے بے نیاز ہو کر نیکیاں کرتے ہی چلے جاتے ہیں نہ وہ یہ دیکھتے ہیں کہ دوسرے لوگ کیا کرتے ہیں اور نہ وہ دوسرے لوگوں سے کبھی یہ کہتے ہیں کہ وہ یہ کریں اور وہ نہ کریں۔ یعنی دوسرے لوگ چاہے کچھ ہی کرتے ہوں ان کے اعمال سے بے نیاز ہو کر یہ اپنی نیکیوں میں مگن رہتے ہیں۔ کچھ اور لوگ نیکیاں کرتے ہیں اور دوسرے لوگوں پر بھی نظر رکھتے ہیں کہ ان کے اعمال کیسے ہیں انہیں نیکیوں کی طرف توجہ دلاتے ہیں اور برائیوں سے اعراض کرنے کے لئے نصیحت کرتے ہیں لیکن یہ کام بھی لوگ مختلف طریقوں سے کرتے ہیں۔ بعض لوگ بڑے پیار اور محبت سے دوسروں کو سمجھاتے ہیں کہ وہ نیکیاں کریں اور برائیوں سے بچیں۔ وہ نیک لوگوں کی مثال ان کے سامنے رکھتے ہیں اور ان کی توجہ اس بات کی طرف مبذول کرواتے ہیں کہ نیکیاں کرنا ایک ایسی اچھائی ہے جو انسانی معاشرے کو بہتر بناتی ہے۔ کوئی ان کی بات مان لے تو وہ خوش ہوتے ہیں اور کوئی ان کی بات نہ مانے تو وہ کسی قسم کی رنجش کا اظہار نہیں کرتے۔ دوسری قسم کے لوگ وہ ہیں جو لوگوں کو نیکیوں کی طرف متوجہ تو کرتے ہیں لیکن سخت سُست باتیں کہہ کر ان کے لہجہ میں درشتی ہوتی ہے وہ دوسروں کو اس رنگ میں نصیحت کرتے ہیں کہ انہیں بُرا ہونے کا احساس بھی دلایا جائے اور اپنی نیکی کو زیادہ سے زیادہ اجاگر کر کے ان کے سامنے پیش کیا جائے۔ ان کی باتوں سے یہ صاف عیاں ہوتا ہے کہ وہ خود نیکی کر کے سمجھتے ہیں کہ وہ کوئی بہت بڑا کام کر رہے ہیں۔ اور اسی لئے انہیں یہ حق پہنچتا ہے کہ وہ دوسروں کو زجر و توبیخ سے نیکی کی راہ پر لائیں۔

ہم کن لوگوں میں شامل ہیں؟ کیا ہم نیکیوں کے بجا لانے میں اسی طرح مگن ہیں کہ ہمیں دوسروں کے اعمال کی کچھ پرواہ ہی نہیں۔ کیا ہم نیکیاں بجا لاتے ہیں اور دوسروں کو پیار اور محبت سے نیکی کی راہ پر چلانے کی کوشش کرتے ہیں یا کیا ہم ان لوگوں میں شامل ہیں جو اپنی نیکی کو بہت بڑا کام سمجھ کر دوسروں کی طرف یوں دیکھتے ہیں کہ گویا وہ تو کوئی چیز ہیں ہی نہیں۔ اور ہمارا یہ حق ہے کہ ہم انہیں زجر و توبیخ کریں۔

ہم سمجھتے ہیں کہ ہمیں ان لوگوں میں شامل ہونا چاہیئے جو نیکیاں بجا لاتے ہیں اور پیار اور محبت سے دوسروں کو نیکی کی طرف متوجہ کرتے ہیں اپنی نیکی کو کوئی ایسا بڑا کام نہیں سمجھتے کہ جس سے دوسرے لوگ حقیر نظر آنے لگیں۔

اللہ تعالیٰ سے ہمیں دعا کرنی چاہیئے کہ وہ ہمیں نیک اعمال کی توفیق ارزانی فرمائے اور معاشرے کو بہتر بنانے کے لئے ہمیں اس بات کی بھی توفیق دے کہ ہم پیار اور محبت سے دوسروں کو نیکی کی راہ پر لائیں۔

وطن کے جیالوں کو کر سربلند
پڑے کہکشاؤں پہ ان کی کمند
جو ہیں خوب ان کو بنا خوب تر
بدل دے خیالِ دلِ شر پسند

(ابوالاقبال)

دعا

عرش کو چیر گیا نالۂ دلگیر آخر
مات تدبیر کو خود کر گئی تقدیر آخر

جو کہا حق کے پیاروں نے وہی حق نکلا
جو کہا تھا وہی پوری ہوئی تقدیر آخر

ہاتھ آزاد ہوئے اور قلم بھی آزاد
گر گئی ٹوٹ کے خود جبر کی زنجیر آخر

مالکِ وقت نے خود وقت کو ایسا پلٹا
تھا جو صیّاد وہ خود بن گیا نخچیر آخر

پو پھٹی چیر کے یوں سینۂ شب کو کہ ظفر
گھُپ اندھیروں کی جگہ لے گئی تنویر آخر

جلد محبوب وطن میں مرا محبوب آئے
کب تلک دے گی تسلّی مجھے تصویر آخر

(راجہ نذیر احمد ظفر)

Digitized By Khilafat Library Rabwah

حضرت مصعب بن عمیر رضی اللہ عنہ

انسان جب کسی مقصد کی راہ میں قدم اٹھاتا ہے تو طرح طرح کی مشکلات اور قسم قسم کی دشواریاں اس کے آڑے آتیں اور اس کے صبر و استقلال کو آزمائش میں ڈالتی ہیں پھر جو لوگ عزم و ہمت کے ساتھ کارروائیوں کا مقابلہ کرتے ہوئے آگے ہی آگے قدم بڑھاتے چلے جاتے ہیں اور ناگواری کے احساس تک کو بھی کسی حالت میں اپنے قریب نہیں آنے دیتے وہی لوگ ہیں جن کے دامن سے کامیابی پیمانِ وفا باندھ لیتی ہے اور وہ ہمیشہ سرخرو نکلتے ہیں۔

اسلام کے انتہائی جانباز اور نہایت ثابت قدم سپاہی حضرت مصعب بن عمیر رضی اللہ تعالیٰ عنہ غزوہ احد میں شجاعانہ مدافعت کرتے ہوئے جب جام شہادت نوش کر گئے تو لڑائی کے خاتمے پر آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم ان کی میت کے قریب تشریف لائے اور کھڑے ہو کر یہ آیت تلاوت فرمائی

مومنوں میں سے کچھ لوگ ایسے
ہیں جنہوں نے خدا سے جو عہد
کیا تھا اس کو سچا کر دکھایا۔

پھر میت کی طرف رخ کر کے فرمایا :-
"میں نے تم کو مکے میں دیکھا تھا جہاں تمہارے جیسا حسین اور خوش پوشاک کوئی نہ تھا لیکن آج دیکھتا ہوں کہ تمہارے بال الجھے ہوئے ہیں اور جسم پر صرف ایک چادر ہے خدا کا رسول گواہی دیتا ہے کہ تم لوگ قیامت کے روز بارگاہِ خداوندی میں حاضر رہو گے۔"

اس کے بعد سرورِ کائنات صلی اللہ علیہ وسلم نے مسلمانوں کو حکم دیا کہ کشتگانِ راہ خدا کی آخری زیارت کر کے ان کی مغفرت کے لئے دعا کریں۔

حضرت مصعب بن عمیرؓ ایسے مسلمان تھے جو سپاہیانہ تمام فضائل و کمالات کے ساتھ ساتھ حسنِ ظاہری اور سلامت ذوق اور طبع لطیف بھی رکھتے تھے۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کبھی انکا تذکرہ کرتے تو فرماتے کہ مکے میں مصعبؓ سے زیادہ کوئی حسین، کوئی خوش پوشاک اور پروردۂ نعمت ہے؟"

حضرت مصعبؓ بن عمیر اسلام لانے سے پہلے بڑے ناز کے پلے ہوئے اور مالدار لڑکوں میں سے تھے ان کے باپ ان کے لئے دو دو سو کا جوڑا خرید کر پہناتے تھے نوعمر تھے اسلام کے شروع ہی زمانے میں گھروالوں سے چھپ کر مسلمان ہو گئے اور اس حالت میں رہتے۔ کسی نے ان کے گھروالوں کو بھی خبر کر دی۔ انہوں نے ان کو باندھ کر قید کر دیا کچھ روز اسی حالت میں گذرے اور جب موقع ملا تو چھپ کر بھاگ گئے اور جو لوگ حبشہ کی طرف ہجرت کر رہے تھے ان کے ساتھ ہجرت کر کے چلے گئے وہاں سے واپس آ کر مدینہ منورہ کی ہجرت فرمائی اور زہد و فقر کی زندگی بسر کرنے لگے اور ایسی تنگی کی حالت تھی کہ ایک مرتبہ حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم تشریف فرما تھے حضرت مصعبؓ سامنے سے گذرے ان کے پاس صرف ایک چادر تھی جو کئی جگہ سے پھٹی ہوئی تھی اور ایک جگہ بجائے کپڑے کے چمڑے کا پیوند لگا ہوا تھا حضور صلی اللہ علیہ وسلم ان کی اس حالت اور اس حالت کا تذکرہ فرماتے ہوئے آنکھوں میں آنسو بھر لائے۔ خود ان کی ماں بھی متاثر ہوئیں اور جور و ستم سے باز آ گئیں۔

ہجرت مدینہ سے پہلے مدینہ کا ایک معزز طبقہ مشرف باسلام ہو گیا تھا انہوں نے حضورؐ سے درخواست کی کہ ہماری تعلیم و تلقین کے لئے کوئی مسلمان ہونا چاہئے۔ دانائے کل صلی اللہ علیہ وسلم کی نظرِ انتخاب حضرت مصعبؓ پر پڑی۔ چنانچہ آپؐ نے چند نصیحتوں کے بعد انہیں مدینے روانہ فرمایا۔

مدینے پہنچ کر حضرت مصعبؓ بن عمیر نے اشاعت اسلام کے لئے جو گراں قدر خدمات انجام دیں اور جس طور وطریقے سے وہاں آفتاب اسلام کی ضیا پاشیاں کیں۔ یہ ان کی بصیرت علمی اور سچے جذبہ اسلامی کی بلند ترین مثال ہے، جو تاریخ اسلام کے صفحات پر اپنی کرنیں بکھیرتی رہے گی۔

یہ مدینہ طیبہ میں ہر وقت تعلیم و تبلیغ میں مشغول رہتے لوگوں کو قرآن شریف پڑھاتے اور دین کی باتیں سکھلاتے تھے۔ اسعد بن زرارہ کے پاس ان کا قیام تھا اور مقرئ (پڑھانے والا مدرس) کے نام سے مشہور ہو گئے تھے سعد بن معاذ اور اسید بن حضیر یہ دونوں سرداروں میں سے تھے۔ ان کو یہ بات ناگوار ہوئی۔ سعد نے اسید سے کہا کہ تم اسعد کے پاس جاؤ اور ان سے کہو کہ ہم نے یہ سنا ہے کہ تم کسی پردیسی کو اپنے ساتھ لے آئے ہو جو ہمارے ضعیف لوگوں کو بے وقوف بناتا ہے بہکاتا ہے وہ اسعد کے پاس گئے اور ان سے سختی سے یہ گفتگو کی اسعد نے کہا کہ تم ان کی بات سن لو اگر تمہیں پسند آئے قبول کر لو۔ اگر سننے کے بعد ناپسند ہو تو روکنے کا کوئی مضائقہ نہیں۔ اسید نے کہا یہ انصاف کی بات ہے سننے لگے۔ حضرت مصعبؓ نے اسلام کی خوبیاں سنائیں اور کلام اللہ شریف کی آیتیں تلاوت کیں۔ حضرت اسیدؓ نے کہا کیا ہی اچھی باتیں ہیں اور کیا ہی بہتر کلام ہے جب تم اپنے دین میں کسی کو داخل کرتے ہو تو کس طرح داخل کرتے ہو۔ ان لوگوں نے کہا کہ تم نہاؤ اور پاک کپڑے پہنو اور کلمہ شہادت پڑھو۔ حضرت اسیدؓ نے اسی وقت سب کام کئے اور مسلمان ہو گئے۔ اس کے بعد یہ سعد کے پاس گئے اور ان کو بھی اپنے ہمراہ لائے وہاں ان سے بھی گفتگو ہوئی سعد بن معاذ بھی مسلمان ہو گئے اور مسلمان ہوتے ہی اپنی قوم بنو الاشہل کے پاس گئے۔ ان سے جا کر کہا۔ کہ میں تم لوگوں کی نگاہ میں کیسا آدمی ہوں۔ انہوں نے کہا۔ کہ ہم میں سب سے افضل اور باعزت ہو اس پر سعد نے انہیں موثر رنگ میں تبلیغ کی کہ قبیلہ اشہل کے سب مرد و عورت مسلمان ہو گئے اور حضرت مصعبؓ ان کو تعلیم دینے میں مشغول ہو گئے۔

سنہ ۱۳ ہجری سے جب کفر و اسلام میں خونریز معرکوں کا سلسلہ شروع ہوا تو حضرت مصعبؓ بن عمیر شہادت کا بلند مرتبہ پانے تک میدان کارزار میں ایک نمایاں حیثیت سے لشکرِ اسلام میں شریک رہے۔

غزوہ بدر میں اسلام کے سپہ سالارِ اعظم صلی اللہ علیہ وسلم نے اصول جنگ کے مطابق اپنے جاں نثاروں کو مرتب کیا تو مہاجرین کا علم ان کے ہاتھ میں تھا۔

حضرت مصعبؓ نے انتہائی شجاعت اور بہادری کے ساتھ اسلام کے اس پرچم کو جنگ کے اختتام تک بلند رکھا اور علمبرداری کے فرائض نہایت جاں نثاری کے ساتھ ادا کئے۔

غزوۂ اُحد میں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے احد پہاڑ کو پشت کی جانب رکھ کر صف آرائی فرمائی تو اس موقع پر بھی علم برداری کا شرف انہی کو عنایت ہوا۔ اس غزوے میں عارضی طور پر جنگ کا پانسہ پلٹ گیا۔ اور اسلام کے فاتح سپاہی وقتی طور پر مغلوب ہو کر منتشر ہو گئے تو یہ جانباز علمبردار تن تنہا کفار کے نرغے میں ثابت قدم رہا اور پرچم توحید کو پیچھے کی طرف حرکت دینے کی بجائے اپنی جان خدا کی راہ میں فدا کی۔

کفار کے ایک شاہسوار ابن قمیہ نے بڑھ کر تلوار ماری جس سے ان کا داہنا بازو شہید ہو گیا۔ حضرت مصعبؓ نے فوراً بائیں ہاتھ سے پرچم کو تھام لیا۔ ابن قمیہ نے دوسرا وار کیا۔ اب دوسرا بازو بھی کٹ گیا۔ لیکن اس شیدائے پرچم توحید نے دونوں کٹے بازوؤں سے حلقہ کر کے علم کو سینے سے لگا لیا ابن قمیہ یہ دیکھ کر جھنجھلا اٹھا اور اس زور سے تاک کر نیزہ مارا کہ اس کی انی ٹوٹ کر سینے میں رہ گئی۔ اسلام کا سچا عاشق اور فدائی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فرش خاک پر ایسی نیند سو گیا کہ اس نیند کے سرور اور راحت کی کیفیت کچھ وہی لوگ جانتے ہیں جو زندہ تو ہیں۔ مگر ہمیں ان کی زندگی کا شعور نہیں۔

حضرت مصعبؓ کو دفن کرنے کی نوبت آئی تو صرف ایک چادر ان کے پاس تھی جو پورے بدن پر نہیں آتی تھی اگر سر کی طرف سے ڈھانپا جاتا تو پاؤں کھل جاتے اور پاؤں کی طرف کی جاتی تو سر کھل جاتا۔ حضورؐ نے ارشاد فرمایا کہ چادر کو سر کی جانب کر دیا جائے اور پاؤں پر اذخر (گھاس) کے پتے ڈال دیئے جائیں۔

یہ زندگی ہے اُس نازک اور نازوں میں پلے ہوئے کی جو دو سو درہم کا جوڑا پہنتا تھا کہ کفن کی ایک چادر بھی پوری نہیں ملتی۔ اور اس پر ہمت یہ کہ زندگی میں جھنڈا نہ گرنے دیا۔ دونوں ہاتھ کٹ گئے۔ مگر پھر بھی اس کو نہ چھوڑا بڑے نازوں میں پلے ہوئے تھے مگر ایمان ان لوگوں کے دلوں میں کچھ اس طرح جمتا تھا کہ پھر وہ اپنے سوا کسی کو بھی نہ چھوڑتا تھا۔ روپیہ پیسہ راحت آرام ہر قسم کی ہر چیز سے ہٹا کر اپنے میں لگا لیتا تھا۔

حضرت مصعبؓ بن عمیر وہ بلند پایہ اسلام کے سپاہی تھے ایک دفعہ ان کی سادگی دیکھ کر آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا تھا کہ اب دنیا اور تمام اہلِ دنیا میں تبدیلی آ جانی چاہیئے یہ وہ نوجوان ہے جس سے زیادہ مکے میں کوئی نازپروردہ نہ تھا لیکن نیکوکاری کی رغبت اور خدا اور رسولؐ کی محبت نے اسے تمام دنیا سے بے نیاز کر دیا ہے۔

اللہ تعالیٰ آپ سے راضی ہو ۔

Digitized By Khilafat Library Rabwah

حضرت اقدس بانیٔ سلسلہ

رقم فرمودہ حضرت سیّدہ نواب مبارکہ بیگم صاحبہ

اکتوبر ۱۹۶۸ء میں لجنہ اماء اللہ کے سالانہ اجتماع کے موقع پر حضرت سیدہ نواب مبارکہ بیگم صاحبہ کا ایک مضمون پڑھا گیا جس کا کچھ حصہ ہدیہ قارئین ہے :

"مولوی عبدالکریم صاحب کی بیوی نے ایک بار (میں چھوٹی ہی تھی ابھی) جگا کر نماز تہجد پڑھوادی۔ ذرا دیر میں پھر جھنجوڑنے لگیں کہ اٹھو نماز پڑھو۔ میں نے چلا کر آپ کو پکارا کہ میں نماز پڑھ چکی ہوں یہ مجھے جگائے جاتی ہیں۔ آپ نے فرمایا کہ بچوں کو تنگ کر کے نماز نہ پڑھواؤ۔ انہوں نے کہا کہ حضرت وہ تو میں نے تہجد پڑھوائی تھی۔ فرمایا! ابھی سونے دو اس کی نماز ہوگئی ہے۔

اسی طرح قبل بلوغت کم عمری میں آپ روزہ رکھوانا پسند نہ فرماتے تھے۔ بس ایک آدھ رکھ لیا کافی ہے۔ حضرت اماں جان نے میرا پہلا روزہ رکھوایا تو بہت بڑی دعوت افطار دی تھی یعنی جو خواتین جماعت تھیں سب کو بلایا ہوا تھا۔ اس رمضان کے بعد دوسرے یا تیسرے رمضان میں مَیں نے روزہ رکھ لیا اور حضرت (اقدس بانی سلسلہ) کو بتایا کہ آج میرا روزہ پھر ہے۔ آپ حجرہ میں (جنہوں نے ہمارا گھر یا دبان کا دیکھا ہے وہ سمجھ لیں گی کہ کونسا کمرہ تھا) تشریف رکھتے تھے پاس سٹول پر دو پان لگے رکھے تھے غالباً" حضرت اماں جان بنا کر رکھ گئی ہونگی۔ آپ نے ایک پان اٹھا کر مجھے دیا کہ لو یہ پان کھا لو تم کمزور ہو ابھی روزہ نہیں رکھنا توڑ ڈالو روزہ۔ میں نے پان تو کھا لیا مگر آپ سے کہا صالحہ (یعنی ممانی جان چھوٹے ماموں جان کی اہلیہ محترمہ) نے بھی رکھا ہے ان کا بھی تڑوا دیں۔ فرمایا بلاؤ اس کو بھی۔ میں بلا لائی۔ وہ آئیں تو ان کو بھی دوسرا پان اٹھا کر دیا اور فرمایا لو یہ کھا لو تمہارا روزہ نہیں ہے۔ میری عمر اس وقت دس سال کی ہوگی غالباً۔

آپ کی زبان مبارک میں اثر تھا بہر سری طور پر جس بات سے روکا پھر جرأت ہی اس کام کے کرنے کی کبھی نہیں ہوتی تھی۔ نماز اگر اندر کبھی پڑھتے بوجہ علالت طبع یا ضعف کے تو زنانہ میں جماعت بھی ہوتی خود نماز پڑھاتے تھے اکثر مغرب اور عشاء کی نماز ہی باجماعت اندر ادا فرمائی ہے اور مقتدی ہم سب گھر والے اور دیگر احمدی خواتین ہوتی تھیں۔

مجھے قینچی سے کھیلتے اور اس کی نوک دوسرے کی جانب کرتے دیکھ کر ایک دفعہ روکا کہ یہ کام نہ کرنا کبھی کسی کے اچانک لگ جائے۔ کسی کی آنکھ ہی پھوٹ جائے تو کیا ہو۔ اس کا نتیجہ یہ ہے کہ نہ مَیں چھری چاقو وغیرہ آج تک کسی کو کاٹنے والے رُخ سے پکڑا سکتی نہ کسی کو ایسا کرتے دیکھ سکتی ہوں۔ مجھے تو تنکی کی سلائی سے بھی مجلس میں یا بچوں کے سامنے بے دھیان کوئی بن رہا ہو تو ڈر لگتا ہے کہ اب کسی کو چبھی خدانخواستہ۔

حضرت اماں جان کی بے حد قدر و قیمت آپ کی نظر میں تھی اور بہت زیادہ دلداری بہت خیال حضرت اماں جان کا رکھتے تھے اس کا نقش میرے دل پر اب تک ہے مگر ایک بار مَیں نے دیکھا کہ جب آپ نے ضروری سمجھا تو حضرت اماں جان کی بھی تربیت فرمائی۔ ایک واقعہ عرض ہے بس یہی ایک بات دیکھی اور کبھی نہیں اور خود حضرت اماں جان بھی تو ایک احسن نمونہ تھیں ضرورت بھی پیش نہیں آئی کبھی بھی۔ صاف نظارہ یاد ہے نیچے کے کمرے کے سامنے کے سہ درے میں نانی اماں بیٹھیں تھیں کسی خادمہ نے ان کا کہنا نہ مانا اور کوئی ایسی بات کہہ دی جس سے غلط فہمی پیدا ہو کر نانی اماں حضرت اماں جان سے ناراض ہوگئی تھیں۔ اس وقت مجھے یاد ہے کہ حضرت نانی اماں غصہ میں کہہ رہی تھیں کہ" لڑکی (حضرت اماں جان کو حضرت نانی اماں لڑکی کہہ کر مخاطب کرتی تھیں) آخر میری بیٹی ہی تو ہے۔ ہاں! میرے حضرت میرے سر کا تاج ہیں بے شک۔ وغیرہ وغیرہ۔ اتنے میں دیکھا ہے کہ حضرت (اقدس)

حضرت اماں جان کو اپنے آگے آگے لئے چلے آرہے ہیں اس طرح کہ حضرت اماں جان کے دونوں شانوں پر آپ کے دستِ مبارک ہیں اور حضرت اماں جان کی آنکھوں سے آنسوؤں کی لڑیاں بہہ رہی ہیں آپ خاموشی سے اسی طرح حضرت اماں جان کو لے کر آگے بڑھے اور اسی طرح حضرت اماں جان کے کاندھوں پر ہاتھ رکھے ہوئے نانی اماں کے قدموں پر آپ کا سر جھکا دیا۔ پھر نانی اماں نے حضرت اماں جان کو اپنے ہاتھوں پر سنبھال لیا شائد گلے بھی لگایا تھا اور آپ واپس تشریف لے گئے۔ کچھ سوچیں اس زمانہ کی اولادیں! اکثریت وہ ہوگی جنکو ماؤں کی قدر نہیں۔ احمدی بچیو! اور بہنو! یہ نقشہ جو میں نے دیکھا اور یاد رہا اس کو ذرا اپنی چشم تصور میں لاؤ کہ وہ ....

.... اپنی بیوی کو جس کی ہر وقت آپ کو خاطر مطلوب تھی اور جس کی عزت بہت زیادہ آپ کے دل میں تھی اس کی والدہ کی معمولی ناراضگی سُنکر برداشت نہ فرما سکا اور خود لا کر اس کی ماں کے قدموں میں جھکا دیا گویا یہ سمجھایا کہ تمہارا رتبہ بڑا ہے مگر یہ ماں ہے تمہارے لئے بھی اس کے قدموں تلے جنت ہے۔

ایک دن آپ اور حضرت اماں جان دونوں نماز پڑھ رہے تھے۔ جب آپ نے سلام پھیرا (دونوں نے بیک وقت سلام پھیرا تھا) تو حضرت اماں جان نے فرمایا میں ہمیشہ دعا کرتی ہوں کہ خدا تعالیٰ مجھے آپ سے پہلے وفات دے دے ...... آپ نے جواب میں فرمایا کہ" اور ہماری ہمیشہ دعا رہتی ہے کہ تم میرے بعد زندہ رہو"

عزیزم ملک رشید احمد کا ذکر خیر

گزشتہ سال یکم جنوری کے دن میرے چھوٹے بھائی عزیزم ملک رشید احمد مسقط میں اپنے مولیٰ کے حضور حاضر ہوگئے۔ آپ ۲۴ دسمبر ۱۹۸۷ء کو کمپنی کے کام کے سلسلہ میں پہاڑی سے گرے تھے۔ اور دماغی چوٹ کے باعث ایک ہفتہ بیہوش رہے۔ آخر اپنی جان جانِ آفرین کے سپرد کر دی۔ جنازہ ربوہ لانے پر بوجہ موصی ہونے کے بہشتی مقبرہ میں دفن ہوئے۔ ۱۹۶۸ء سے گلف میں تھے۔ اور اپنی زندگی خود بنائی۔ اپنی خداداد قابلیت کے باعث آخر کمپنی کے مینیجر کے عہدہ پر پہنچے۔ دینی میدان میں بھی کم نہ تھے۔ اپنی وفات کے وقت تک... جماعت احمدیہ مسقط کے امیر جماعت تھے۔ موصی تھے جماعت کی مالی تحریکات میں نمایاں حصہ لیتے تھے۔ خاص کر بیوت الحمد۔ اور بیت الہدیٰ آسٹریلیا میں نمایاں حصہ لیا۔ ایک ہفتہ آپ جو ہسپتال میں بیہوش رہے اس اثنا میں حضور ایدہ اللہ کی تجویز کردہ ہومیو کی دوائیاں بھی دی جاتی رہیں۔ مگر وہی ہوتا ہے جو منظورِ خدا ہوتا ہے اُن کی نمازِ جنازہ مسقط میں اور ربوہ میں بھی اور حضور نے بھی ازراہِ شفقت نمازِ جنازہ پڑھائی نماز جنازہ سے قبل حضور نے آپ کا ذکر خیر ان الفاظ میں فرمایا "بہت ہی مخلص۔ پختہ جوانی کی عمر۔ مسقط کے امیر جماعت۔ بہت ہی اچھے کارکن۔ ایسا اچھا مالی نظام مستحکم کیا۔ باوجود بہت سی دقتوں کے کہ ان کی رپورٹیں دیکھ کر بسا اوقات ان کیلئے دعا نکلتی تھی۔ اور کئی دفعہ اظہار بھی کیا۔ کہ ماشاء اللہ آپ کا کام مثالی ہے۔ ملک رشید احمد صاحب کو خصوصی دعاؤں میں یاد رکھا جائے"

(کیسٹ خطبہ جمعہ ۸ جنوری ۱۹۸۸ء)

رشید صاحب نے اپنے پیچھے ایک بیوہ۔ دو بیٹے اور ایک بیٹی یادگار چھوڑے ہیں۔ احباب سے اُن کے بیوی بچوں کے لئے درخواستِ دعا ہے مولیٰ کریم ان کو صحت حفاظت سے رکھے اور دین و دنیا میں کامیاب و بامراد کرے۔

راضی ہیں ہم اُسی میں جس میں تیری رضا ہو۔

(ملک محمود احمد)

افریقہ کی اہمیت

افریقہ کی اہمیت سے اب کون انکار کر سکتا ہے لیکن اس سے بھی کسی کو انکار ممکن نہیں کہ ابھی وہاں کے باشندوں کو ہر قسم کی مدد کی ضرورت ہے

حضرت امام جماعت احمدیہ نے افریقہ کو مدد کے لئے ساری احمدیہ جماعت کو دعوت دی ہے کہ جس کے پاس جو چیز بھی ہے وہ افریقی بھائیوں کو سکھائے۔ وقف عارضی پر جا کر یا ویسے ہی اپنے آپ کو وقف کر کے۔

کیا اس سلسلہ میں آپ کوئی مدد کر سکتے ہیں۔ کیا آپ نے اپنا نام حضور انور کی خدمت میں پیش کیا ہے؟

یہ صرف یاد دہانی ہے

Digitized By Khilafat Library Rabwah

افکارِ معاصرین

سزائے زوالِ اخلاق

محترم حکیم محمد سعید صاحب ہمارے معاشرہ پر گہری نگاہ رکھنے والے اور اس سلسلہ میں ہمدردانہ جذبات سے لبریز شخصیت ہیں۔ آپ کے اظہار بیان کو غور سے سنا جاتا ہے اور عمل کرنے والے اس پرخلوص کے ساتھ عمل بھی کرتے ہیں۔

آپ کا جو شذرہ ہم ذیل میں درج کر رہے ہیں۔ یہ وقت کے لحاظ سے تو کسی قدر پرانا ہے۔ لیکن افادیت کے لحاظ سے تازہ بتازہ "خبرنامہ ہمدرد" کے شکریہ کے ساتھ اس شذرہ کو شائع کرکے ہم قارئین سے درخواست کرتے ہیں کہ اس کے پیش نظر اصلاحِ معاشرہ کے لئے کوشش کریں اور انسانیت کی ہر قسم کی مدد کا ثواب حاصل کریں۔ ایڈیٹر

راولپنڈی اور اسلام آباد، دونوں شہر ریاست اسلامی پاکستان کا دارالحکومت کہلاتے ہیں۔ گزشتہ دنوں ہم نے اس خطۂ ارضِ پاک کو میدان حشر بنتے دیکھا ہے۔ یہ ہمارے گناہوں کی ہمیں سزا ملی ہے یا شعار اسلامی سے صرفِ نظر پر اللہ کی طرف سے ایک تنبیہِ صریحی ہے؟۔ یہ تو بس اللہ ہی جانتا ہے۔ ۲۷ رمضان المبارک کو قائم ہونے والا اور گناہوں کی پاداش میں ۱۴ اگست سے منسوب یہ خطہ ارض اندرونی خلفشاروں اور بیرونی سازشوں کے تحت دلدوز قیامت سے دوچار ہوا ہے۔ زمین یک آن دہل کر شق ہوئی اور ہزارہا انسانوں کو اس نے نگل لیا۔ آسمان سے آتش و آہن کی بارشیں ہوئیں اور انسان و حیوان سب کے سب بہ چشم زدن اس میں بھسم ہوئے۔ مائیں اپنے بچوں کو چھوڑ کر بھاگیں۔ اور چشمِ انسانی نے یہ بھی دیکھا ہے کہ گودوں کے بچے میدانِ حشر میں چھوڑ دیئے گئے۔ نفسی نفسی کی صداؤں سے زمین و آسمان ایک ہوئے ہیں۔ کہا جا رہا ہے کہ ہماری خارجی حکمت عملی میں قطعاً بے بسی کا مظاہرہ ہوا ہے۔ اور اس کے اخفاء کا گناہِ کبیرہ سبب آتش فشانی ہوا ہے۔ یہ بھی سمجھا گیا ہے کہ دشمن کے لیزر اور گائیڈڈ میزائل نے یہ حشر سامانیاں بپا کی ہیں۔ اس کو غفلت کا بھی نام دیا جاتا ہے۔ بہرحال دے لیجئے کہ اس قیامت کے اسباب سب نے خوب، خوب گنائے ہیں۔ قیامت دور کہاں؟ نفسی نفسی کا عالم کس نے نہیں دیکھا۔ چند لمحات میں ان گنت انسان معدوم ہوگئے ہیں۔ تین دن سوگ منا کر ہم پھر محو رقص و سرود ہوئے ہیں۔ گناہوں کا سلسلہ ہے کہ پھر جاری ہے اور ساری قیامت آئی اور گزر گئی۔ ہمارے لئے یہ محشر وجہ فکر نہ بن سکا۔ حیرت ہوتی ہے کہ پاکستان میں کسی ایک ضمیر نے یہ سوچا نہ کسی ایک زبان نے یہ کہا کہ راولپنڈی اور اسلام آباد کی قیامت ہماری شدید معصیتوں اور ہمارے شدید گناہوں کی سزا ہے۔ کیا قیامت ہے کہ ہم کو اپنے گناہوں کا احساس ہے نہ ادراک ہیئت حاکمہ ہو کہ ہیئت سیاسی صاحبانِ فکر و نظر ہوں کہ اہلِ قرطاس و قلم، کسی ایک کی زبان سے یہ جملہ ادا نہیں ہوا کہ راولپنڈی کی قیامت ہمارے شدید و کثیر گناہوں کی سزا ہے۔ اور ہمارے اعمالِ شنیعہ پر تنبیہ صریح!۔

معاذ اللہ ہم کس قدر غافل ہوئے ہیں!

ہماری یہ بے پناہ غفلت بجائے خود قیامت ہے!!

ہم نے اسلام کے نام پر کیا کیا ہے؟

اب تو لوگ کھل کر کہنے لگے ہیں کہ اسلام کے نام پر ہم نے منافقتوں کا بازار گرم کر رکھا ہے اگر ایسا ہے اور ضرور ہے تو راولپنڈی کی قیامت ایک صریح تنبیہ ہے۔ ایسی قیامتیں اور بھی ٹوٹیں گی اور اس وقت تک ٹوٹتی رہیں گی۔ جب تک ہم فنا نہ ہو جائیں یا صراط مستقیم اختیار نہ کرلیں۔

پاکستان میں گروہی سیاست کی آلودگی نے جو حالات پیدا کئے ہیں۔ اس سے کراچی کے نوآباد علاقے آگ اور خون کے حصار میں آتے رہے ہیں۔ شقاوت اور قسی القلبی نے امن و عافیت اور دینی رفاقت کے دامن کو تار تار کیا ہے۔ یہ ایسی صورت حال ہے کہ ہمیں بہ حیثیت مسلمان مضبوطی سے اللہ تعالیٰ کی رسی کو تھام کر امن و سلامتی کی راہ پر چلنے کا عہد کرنا چاہیئے ورنہ ہمارا حشر بھی (اللہ نہ کرے) عاد و ثمود جیسا ہوگا۔ اللہ کی زمین پر فتنہ و فساد پھیلانے والوں کے لئے یہی وعید دی گئی ہے۔ اللہ تعالیٰ کا عذاب اوجڑی کیمپ سے ابھر کر لوگوں پر نافذ ہو یا کراچی کی بستیوں میں نظر نہ آنے والے ہاتھوں سے نفاق اور موت کی صورت میں اتارا جائے ہم سب کو اپنے اعمال اور دین سے انحراف کے بارے میں سوچنے پر مائل کرتا ہے۔

پاکستان میں ہم آج جس انداز کی زندگی گزار رہے ہیں۔ یہ زندگی نہیں ہے زندگی پہ ایک تہمت ہے یہ نمونۂ زندگی ماورائے انسانیت ہے، ماورائے شرافت و صداقت ہے۔ ہوسِ ہمہ جہت نے ہمیں مغلوب کرلیا ہے۔ ہم زوال اخلاق کے عذاب شدید میں مبتلا ہیں ہم نے عیش و نشاط کو اپنی منزل متعین کیا ہے۔

ہمیں تاریخ کے عبرت ناک حقائق سے فوراً سبق لینا چاہیئے۔

آٹھویں آئینی ترمیم

روزنامہ جنگ کا ایک اداریہ جنگ کے شکریہ کے ساتھ ذیل میں درج کیا جاتا ہے۔ یہ اداریہ جنگ میں ۴ جنوری ۱۹۸۹ء کو شائع ہوا۔ (ایڈیٹر)

وفاقی وزیر قانون و عدل سید افتخار گیلانی نے اپنے ایک خصوصی انٹرویو میں کہا ہے کہ آٹھویں آئینی ترمیم ختم کرنے کے بارے میں کوئی فیصلہ کرنے سے قبل ہم سب سے صلاح مشورہ کریں گے۔ انہوں نے اسلامی جمہوری اتحاد سمیت تمام اپوزیشن گروپوں اور جماعتوں کو دعوت دی کہ وہ مل بیٹھ کر پی پی پی کی حکومت کو قائل کریں کہ آئین میں آٹھویں ترمیم ملک و قوم کے مفاد میں ہے تو وہ اسے نہیں چھیڑیں گے۔

جہاں تک آٹھویں آئینی ترمیم کا تعلق ہے وہ کوئی ایک ترمیم نہیں بلکہ سابق صدر ضیاء الحق مرحوم نے آئین کو بازیچۂ اطفال بناتے ہوئے ۱۹۷۷ء سے لے کر ۱۹۸۵ء تک مختلف اوقات میں اپنے مفادات و مقاصد اور اختیارات و اقتدار کے استحکام کے لئے جو ترامیم اور اقدامات کئے انہیں اس ترمیم کے ذریعے تحفظ فراہم کیا گیا۔ ماضی میں ایم آر ڈی میں شامل جماعتیں اور دوسری اپوزیشن جماعتیں بھی اس کی شد و مد سے مخالفت کرتی رہیں اور ۱۹۷۳ء کے آئین کو اس کی اصل حالت میں بحال کرنے کا مطالبہ کیا جاتا رہا۔ اس وقت پی پی پی اس ترمیم کے خاتمہ کے لئے قومی اسمبلی میں مطلوبہ اکثریت سے محروم ہے۔ جب تک اسلامی جمہوری اتحاد اس ترمیم کے خاتمے کے لئے حکومت کی حمایت نہیں کرتا، اس کا خاتمہ ممکن نہیں اپوزیشن رہنما نوابزادہ نصر اللہ خاں نے کہا ہے کہ ایم آر ڈی میں شامل جماعتیں اس ترمیم کے خاتمے کے لئے حکومت کے ساتھ ہوں گی لیکن اسلامی جمہوری اتحاد والے اس کے مخالف ہیں۔ اسلامی جمہوری اتحاد کے رہنماؤں کو اب یہ فیصلہ کرنا ہے کہ اس آئینی ترمیم کے خاتمے کے لئے جو سراسر ملک و قوم کے مفاد میں ہے اور جس کے خاتمے سے آئین کے بہت سے تضادات ختم ہو جاتے ہیں۔ وفاقی حکومت سے اختلافات کے باوجود انہیں کیا قدم اٹھانا ہے کیونکہ ۱۹۷۳ء کا آئین عوام کے منتخب نمائندوں کے اتفاق رائے سے منظور ہوا تھا۔ لیکن مارشل لا کے دور میں فرد واحد نے اپنے اقتدار کی خاطر اس کا حلیہ بگاڑ دیا۔ اسلامی جمہوری اتحاد کا فیصلہ ثابت کرے گا کہ وہ ایک جمہوری آئین کے حق میں ہے یا ایک آمر کے فیصلوں کو برقرار رکھنا چاہتا ہے۔ دریں اثنا پاکستان مسلم لیگ کے سیکرٹری جنرل مسٹر اقبال احمد خاں کا یہ بیان کہ اگر پیپلز پارٹی آٹھویں ترمیم کا خاتمہ چاہتی ہے تو اسے سیاسی جماعتوں سے مذاکرات کرنے چاہئیں۔ اس عندیہ کا اظہار معلوم ہوتا ہے کہ وہ تعاون پر آمادہ ہے۔ اقبال احمد خاں کا یہ کہنا بھی درست ہے کہ اس مسئلہ پر کوئی سودہ بازی نہیں ہونی چاہیئے اس لئے کہ یہ ایک مسخ شدہ آئین کو اس کی اصل شکل میں بحال کرنے کا معاملہ ہے چونکہ وفاق اور پنجاب کے درمیان بعض معاملات پر محاذ آرائی کا عمل جاری ہے اس لئے بھی یہ ضروری ہے کہ کوئی بھی فریق اس معاملہ پر تعاون کے لئے سودے بازی کی فضا پیدا نہ کرے۔ اقبال احمد خاں کا بیان وفاقی وزیر عدل کے بیان کا جواب بھی ہے۔ ہم سمجھتے ہیں کہ اس معاملہ پر اب حکومت کو اپوزیشن حلقوں کا تعاون حاصل کرنے کیلئے پہل کرلی چاہیئے۔

پاکستان میں آنیوالی تبدیلی پر ہندوستانی مسلمانوں کا اظہارِ مسرت

ہندوستان کے لوگ خاص طور پر مسلمان، محترمہ بینظیر بھٹو کے پاکستان کے وزیر اعظم منتخب ہو جانے پر بہت خوش ہیں۔ اور وہ دونوں ہمسایہ ممالک کی محاذ آرائی کے خاتمے کے خواہش مند ہیں۔

ان خیالات کا اظہار علامہ عبدالوحید ربانی - مرکزی ناظم اعلیٰ ادارہ تحفظ اہل سنت نے ایک پریس کانفرنس میں کیا۔

انہوں نے کہا کہ کانپور میں ہونے والی عالمی صلوٰۃ کانفرنس میں بنگال۔ اتر پردیش۔ آندھرا پردیش۔ راجستھان اور بہار سے آنے والے ہزاروں مسلمانوں نے حصہ لیا۔

مولانا ربانی نے امید ظاہر کی کہ اب پاکستان اور ہندوستان میں تعلقات مزید مضبوط ہوں گے کیونکہ نئی لیڈر شپ اس قابل ہے کہ وہ ہمسایہ ممالک کے ساتھ بہتر تعلقات قائم کرسکے۔

Digitized By Khilafat Library Rabwah

دلچسپ

آج کی دلچسپی نفسیات سے تعلق رکھتی ہے۔ مَیں ایک شخص کو جانتا ہوں۔ جانتے تو اسے آپ بھی ہوں گے۔ روشناسی نہ سہی نام سے واقف ہوں گے۔ اس کا نام سنا ہوگا، پڑھا ہوگا۔ بہرحال یہ بھی ممکن ہے کہ آپ اسے بالکل نہ جانتے ہوں۔ لیکن اگر آپ اسے جانتے بھی ہیں تو مَیں اس کی زندگی کے ایک ایسے زاویے سے پردہ اٹھانے لگا ہوں جس سے آپکو بالکل آگہی نہیں ہو سکتی۔ یوں تو وہ بڑے بڑے لوگوں سے ملا ہے۔ بڑے بڑے مجمعوں کو اس نے خطاب کیا ہے۔ لیکن اس میں سے کوئی بات بھی اس گوشے کیطرف اشارہ نہیں کرتی جو میں بتانے لگا ہوں۔ وہ لاہور میں تھا۔ تو وہاں شام کے دھندلے میں ایک ہفتہ وار اخبار (چلو آپکو اس کا یعنی اخبار کا نام بھی بتا دیتے ہیں۔ اس کا نام تھا ستارہ) بند دروازے کے پاس جا کر اس کے لیٹر بکس میں اپنی ایک کہانی یا نظم ڈال دیتا تھا۔ کوئی اسے دیکھ نہ لے۔ اور پھر دو تین روز کے بعد دہلی دروازے سے لیکر انارکلی تک کے تمام بک سٹال دیکھتا کہ اس پرچے میں اسکی کہانی یا نظم چھپی ہے یا نہیں۔ اسی طرح وہاں ایک روزنامہ تھا۔ اس کے ہفتہ واری ایڈیشن میں ایک "مشاعرہ" شائع ہوا کرتا تھا۔ وہ اس مشاعرہ میں شرکت کے لئے اس روزنامہ کے لیٹر بکس میں بھی اپنی ایک آدھ نظم ڈال آیا کرتا تھا اور ان دونوں پرچوں میں اسکی نظمیں اور کہانیاں چھپ جایا کرتی تھی لیکن اسے کبھی یہ حوصلہ (حوصلہ کا لفظ ٹھیک ہے یا نہیں) نہیں ہوا تھا کہ وہ ایڈیٹر سے ملے یا دن کی روشنی میں اس لیٹر بکس کے پاس جائے۔ پھر وہ قادیان چلا گیا آیا بھی قادیان ہی سے تھا۔ اور ایک روز اخبار فاروق کے بند دفتر میں دروازے میں سے اس نے ایک نظم اندر پھینک دی۔ دو چار دن کے بعد وہ نظم صفحہ ۲ پر پورے کے پورے صفحہ پر چھپ گئی۔ اور پھر ایک اور۔ اور پھر ایک اور لیکن وہ کبھی فاروق کے ایڈیٹر سے نہ ملا اور پھر وہ دہلی چلا گیا۔ وہاں سے الفرقان میں نظمیں بھیجتا رہا اور وہ چھپتی رہیں۔ ایک دفعہ الفرقان کے ایڈیٹر صاحب حضرت مولانا ابوالعطاء صاحب ہندوؤں کے ایک مناظرہ کے لئے دہلی تشریف لائے۔ مناظرہ ہوا اور نہایت کامیاب مناظرہ ہوا لوگوں نے حضرت مولانا صاحب کو کندھوں پر اٹھالیا اور خوب نعرے لگائے واپسی پر جب حضرت مولینا صاحب گھر واپس جا رہے تھے وہ سڑک کے کنارے ایک کھمبے کے پاس کھڑے تھے۔ وہ شکل سے تو شناسا تھا انہیں دیکھ کر جلدی جلدی آگے نکل گیا ابھی تھوڑی ہی دور گیا تھا کہ حضرت مولانا نے اسکے متعلق کسی سے پوچھا کہ یہاں اس نام کا ایک شخص رہتا ہے۔ وہ صاحب کہنے لگے وہ تو ابھی ابھی یہاں سے گزرا ہے۔ مولانا صاحب نے اس سے کہا کہ جاؤ اسے بلا کر لاؤ۔ وہ شخص دوڑا دوڑا اس کے پاس آیا۔ اور اسے حضرت مولینا کا پیغام دیا۔ اب تو بہرحال اسے حضرت مولینا کے پاس جانا ہی تھا۔ وہ گیا اور مولینا فرمانے لگے۔ بھئی خوب ہے۔ ہم آپ سے ملنا چاہتے ہیں اور آپ چپکے سے پاس سے گزر گئے۔ اب میرے ساتھ رہو اور جہاں جہاں مَیں جاؤں میرے ساتھ چلو۔ کتنا پیارا ہے۔ یہ انداز۔ اور وہ کافی دیر تک حضرت مولینا کے ساتھ رہا۔ یہ شخص بیرونِ ملک جا رہا تھا تو اس کی ایک پھوپھی نے اسے دعوت پر بلایا۔ ساتھ اسکے والد صاحب بھی تھے۔ پھوپھی اپنے بھائی سے کہنے لگی کہ لڑکے کے منہ میں تو زبان نہیں ہے یہ باہر جا کر کیسے کام کریگا۔ بالکل ٹھیک۔ مَیں بھی تو یہی کہہ رہا ہوں کہ یہ نوجوان ایسا ہی تھا کہ یا تو اس کے منہ میں زبان نہیں تھی یا اسے بولنے کی توفیق مل گئی۔ یا یہ کسی سے بھی نہیں ملتا تھا یا پھر یہ بڑے بڑے لوگوں سے ملا۔

اب آپ کہیں گے کہ بتا بھی دو یہ کون ہے۔ سنیئے اس کا نام ہے نسیم سیفی اور یہ مَیں ہوں۔ دلچسپ کالم کے لئے کچھ بات بن گئی ہے نا۔ نفسیات سے اس کا یوں تعلق ہے کہ کسی کو کمزور و ناتواں۔ خاموش اور شرمیلا دیکھ کر اس کی حوصلہ شکنی نہ کیجئے یہ باتیں بدل سکتی ہیں۔ بہت نہیں تو تھوڑی تھوڑی تو ضرور۔ اور بعض اوقات تھوڑا تھوڑا بدل جانا ہی کافی ہوتا ہے۔ یا کافی سمجھ لینا چاہیئے۔

"اس زمانہ میں مَیں دیکھتا ہوں کہ لوگوں کی یہ حالت ہو رہی ہے کہ وہ تدبیریں تو کرتے ہیں مگر دعا سے غفلت کی جاتی ہے بلکہ اسباب پرستی اس قدر بڑھ گئی ہے کہ تدابیر دنیا کو ہی خدا بنا لیا گیا ہے اور دعا پر ہنسی کی جاتی ہے اور اس کو ایک فضول شے قرار دیا جاتا ہے۔ یہ سارا اثر یورپ کی تقلید سے ہوا ہے یہ خطرناک زہر ہے جو دنیا میں پھیل رہا ہے مگر خدا تعالیٰ چاہتا ہے کہ اس زہر کو دور کرے۔ چنانچہ یہ سلسلہ اُس نے اسی غرض کے لئے قائم کیا ہے تا دنیا کو خدا تعالیٰ کی معرفت ہو اور دعا کی حقیقت اور اثر سے اطلاع ملے۔"

(ملفوظات جلد ششم صفحہ ۲۶۹)

کمپیوٹر

یہ ڈبہ کیا کام کرتا ہے؟

چند سال قبل کی بات ہے کہ میرا ایک دوست کمپیوٹر اور ڈیٹا پروسیسنگ کی ایک فرم کا نمائندہ بننے کی کوشش کر رہا تھا۔

ایک تجارتی ادارے کے سربراہ کو یہ کمپیوٹر خریدنے کے لئے قائل کرنے کی کوشش میں اس نے ایک "پرسنل کمپیوٹر" (ذاتی مقاصد کے لئے استعمال ہونے والا کمپیوٹر) اس سربراہ کی میز پر رکھا اور اس کے بارے میں گھنٹہ بھر کا ایک لیکچر اُن صاحب کو سنا ڈالا اُن صاحب نے یہ لیکچر بظاہر دلچسپی سے سنا جس سے میرے دوست کو یہ یقین ہو چلا کہ یہ صاحب اس کمپیوٹر کی افادیت کے قائل ہو گئے ہیں اور اب جلد ہی اس کی خرید کا آرڈر دینے والے ہیں۔ جب گفتگو ختم ہوگئی اور میرا دوست واپس آنے والا ہی تھا کہ ان صاحب نے اپنا ہاتھ کمپیوٹر کی طرف بڑھایا اور کہا "لیکن یہ ڈبہ کیا کام کرتا ہے"۔

تاریخ دانوں نے میرے دوست کے جواب کو صحیح طور پر بیان کرنے کے لئے کوئی مناسب لفظ تلاش نہیں کیا لیکن شاید ایک لفظ اس کے لئے کافی ہو سکتا ہے، کہ کہا جائے "کچھ بھی نہیں"۔

اور فی الحقیقت مختصر طور پر یہی کام ہے جو کمپیوٹر کرتا ہے "کچھ بھی نہیں"۔ کیونکہ کمپیوٹر وہی کرتا ہے جو ہم اسے کہتے ہیں اس کے علاوہ اگر ہم کمپیوٹر کو اس کے حال پر چھوڑ دیں تو اس کا کام ایک بڑے سے پیپر ویٹ کے سوا اور کچھ نہ ہوگا۔ یا زیادہ سے زیادہ یہ کہ اس کی سکرین کو (اگر اس کے اندر کی مشین نکال دی جائے) ایک ایکیوریم کے طور پر استعمال کیا جا سکتا ہے جس میں مچھلیاں تیرتی نظر آئیں۔

اس لحاظ سے کمپیوٹر فی الحقیقت ایک ڈبہ ہے۔ جس میں بڑی پیچیدہ مشین نصب ہوتی ہے۔ اور یہ اپنے مالک کے اشاروں کا منتظر ہوتا ہے۔ اور اگر ہماری ہدایات فضول ہوں تو کمپیوٹر بھی جواب میں کوڑا کرکٹ ہی مہیا کرتا ہے۔ کمپیوٹر کو جو ہدایات دی جاتی ہیں اس کو اصطلاح میں پروگرام کہتے ہیں۔ پروگرام میں چند یا چند ہزار ہدایات بھی ہو سکتی ہیں۔ اس کا انحصار اس بات پر ہے کہ آپ کمپیوٹر سے محض "ہیلو" کہنے کا کام لینا چاہتے ہیں یا اس سے پیچیدہ قسم کے مشکل کام لینا چاہتے ہیں پروگراموں کو سوفٹ ویئر کہا جاتا ہے جبکہ کمپیوٹر اور اس کی مشینری کو ہارڈ ویئر کہا جاتا ہے۔

سوفٹ ویئر اور ہارڈ ویئر کا آپس میں وہی رشتہ ہے جو گھوڑے کا اس کی گھوڑا گاڑی سے ہوتا ہے۔ یعنی دونوں ایک دوسرے کے بغیر بیکار ہیں۔ اور جب ایک بار سوفٹ ویئر اور ہارڈ ویئر میں ہم آہنگی پیدا ہو جائے تو تمام کام بڑی تیزی سے اور بغیر کسی غلطی کے انجام پا جاتے ہیں۔

اب ہم مذکورہ بالا فرم کے سربراہ اور اس کے مشہور سوال کی جانب آتے ہیں۔

آپ مختلف قسم کے پروگرام دے سکتے ہیں مثلاً ٹیکس کا حساب رکھنا۔ خطوط دستاویزات، کتابوں وغیرہ کو ٹائپ یا ایڈٹ کرنا ایک پروگرام آپ کے تمام بنک اکاؤنٹ کا حساب بھی رکھ سکتا ہے۔ آپ کی یادداشتیں، موسیقی کے بارے میں آپ کے مجموعے کی تمام تفاصیل کا علم بھی محفوظ رکھ سکتا ہے۔ یا بچوں کو حساب سکھانے کے مشکل مراحل کو بھی کمپیوٹر محفوظ رکھ سکتا اور بچوں کو سکھا سکتا ہے۔ بہت سے کاموں کے لئے تیار شدہ پروگرام بھی مارکیٹ میں دستیاب ہوتے ہیں۔

کمپیوٹر تمام وہ کام کر سکتا ہے جو انسانی تصور یا اس مشین کی کارکردگی کی حدود میں آتے ہیں۔ مثلاً یہ کہ آپ اپنے ذاتی کمپیوٹر سے یہ امید نہیں کر سکتے کہ وہ آپ کے لئے انڈا اُبال کر دے تاہم یہ بھی ہو سکتا ہے بشرطیکہ آپ نے اپنے ہارڈ ویئر کو روبوٹ کے سے انداز میں کام کرنے کے لئے ڈیزائن کیا ہو۔

اس لحاظ سے مذکورہ سربراہ کے سوال کا مناسب ترین جواب یہ ہے کہ آپ ان کاموں کا انتخاب کریں جو آپ تیز رفتاری سے کرنا چاہتے ہیں۔ تب آپ اس سے متعلقہ مناسب سوفٹ ویئر خریدیں اور اس کو اس "ڈبے" پر استعمال کر کے دیکھیں۔ آپ اس کے نتائج دیکھ کر حیران و ششدر رہ جائیں گے۔

اور یوں سمجھئے کہ اگر میرے دوست کے پاس مزید کچھ کہنے کو نہ بچا ہو تو وہ محض اتنا جواب میں کہہ سکتا ہے۔ "یہ ڈبہ ہر قسم کا کام کر سکتا ہے"۔

(ترجمہ از روزنامہ ڈان کراچی)

Digitized By Khilafat Library Rabwah

اطلاعات و اعلانات

اظہار تشکر و درخواست دعا

مکرم پروفیسر شیخ محبوب عالم صاحب خالد (ناظر مال صدر انجمن احمدیہ) کی رفیقہ حیات ہماری والدہ محترمہ نصرت جہاں بیگم صاحبہ کی وفات پر للّٰہی محبتوں، بزرگوں، دوستوں شاگردوں اور جماعتی عہدیداروں کی ایک کثیر تعداد نے خطوط اور ٹیلیگراموں کے ذریعہ نیز سینکڑوں احباب (جن میں خاندانِ حضرت اقدس بانی سلسلہ عالیہ احمدیہ کے محترم افراد بھی شامل ہیں) نے ذاتی طور پر غریب خانہ پر تشریف لاکر ہمارے اس خاندانی صدمہ میں ہمدردی اور جذباتِ تعزیت کا اظہار فرمایا۔

اسی طرح گورنمنٹ تعلیم الاسلام کالج کے سٹاف ممبران نے ایک قراردادِ تعزیت کے ذریعہ برادرم پروفیسر منور شمیم صاحب خالد سے اظہار ہمدردی اور والدہ صاحبہ کے درجات کی بلندی کے لئے دعا کی۔ نیز بعض جماعتوں کی طرف سے بھی ایسی قراردادیں موصول ہوئیں۔ دل بے اختیار خدا تعالیٰ کی حمد کا ورد کرتا ہے اور روح کی گہرائی سے ان سب للّٰہی محبتوں، بزرگوں دوستوں عزیزوں کا ہم سب پسماندگان صمیم قلب سے شکریہ ادا کرتے ہیں۔ اللہ تعالیٰ سب کو جزائے خیر دے۔

تمام قارئین الفضل کی خدمت میں دعا کی عاجزانہ درخواست ہے کہ اللہ تعالیٰ ہماری والدہ کو مقام قرب سے سرفراز فرمائے۔

(ناصر احمد خالد ابن شیخ محبوب عالم صاحب خالد۔ ربوہ)

خاکسار کو ۲۲ نومبر ۸۸ء کو دل کا حملہ ہوا خاکسار اس وقت سلسلہ کے ایک کام کے لئے ماڈل ٹاؤن سے آرہا تھا۔ میں سیدھا گنگا رام ہسپتال آیا ڈاکٹروں نے فوراً خصوصی نگہداشت کے وارڈ میں داخل کرلیا جہاں میں ۹ دن تک رہا۔ جس کے بعد گھر چلا گیا۔ اب کام پر حاضر ہو گیا ہوں۔

اللہ تعالیٰ کا فضل و احسان ہے کہ مجھے صحت عطا کی اس موقعہ پر میں تمام بزرگوں دوستوں اور احباب کا شکریہ ادا کرنا چاہتا ہوں کہ انہوں نے دعاؤں میں یاد رکھا۔ احباب سے کامل شفایابی کی درخواست دعا کے علاوہ التجا کرتا ہوں کہ دعا کریں مولا کریم مجھے اپنی رضا کی راہوں پر چلنے کی توفیق عطا کرے۔

(عبدالستار طاہر کمپوزنگ سنٹر رائل پارک لاہور)

درخواستِ دعا

برادرم مکرم چوہدری اعجاز احمد صاحب ملہی ایڈووکیٹ تقریباً ایک ماہ سے بعارضہ فالج بیمار ہیں نیز خاکسار کے بڑے بھائی مکرم چوہدری محمد انور صاحب چٹھہ کی اہلیہ محترمہ بشریٰ بیگم صاحبہ کافی عرصہ سے بیمار ہیں۔ ہمبرگ (مغربی جرمنی) میں ان کا اپریشن ہوا ہے۔

ان ہردو کی کامل و عاجل شفایابی کے لئے احباب جماعت کی خدمت میں دعا کی درخواست ہے۔

(محمد غضنفر چٹھہ انسپکٹر مال)

تقریب رخصتانہ

میری بھانجی عزیزہ امتہ القیوم بنت چوہدری محمد ارشد صاحب ایم ایس سی کی تقریب رخصتانہ ۲۹ دسمبر کو ہوئی۔ عزیزہ کا نکاح اسی روز مکرم مولانا نسیم سیفی صاحب نے عزیزم محمود ڈینیال صاحب سے دس ہزار ڈالر مہر پر پڑھایا۔ مکرم سیفی صاحب نے نکاح کا اعلان کرنے سے قبل موقعہ کی مناسبت سے میاں بیوی کے مثالی تعلق کے متعلق ایک مختصر مگر پراثر خطبہ بزبان انگریزی دیا۔ عزیزم محمود صاحب HAITI سے امریکہ بغرض تعلیم گئے تھے وہاں پر احمدیت کی تعلیم سے متاثر ہو کر نور احمدیت سے منور ہوئے۔

اس رشتہ کے ہر لحاظ سے بابرکت ہونے کے لئے عاجزانہ درخواست دعا ہے۔ (عبدالباسط شاہد)

ولادت

• مکرم مبشر احمد صاحب ساکن عمرکوٹ ضلع تھرپارکر سندھ کو اللہ تعالیٰ نے اپنے فضل سے پہلا بیٹا عطا فرمایا ہے۔ خدا کے فضل سے نومولود "وقفِ نو" میں شامل ہے۔ نومولود مکرم چوہدری عبداللہ خان صاحب کا پوتا اور مکرم چوہدری کرامت اللہ صاحب آف بدین کا نواسہ ہے۔ احباب کرام سے نومولود کے صحت و زندگی پانے اور نیک و خادم دین ہونے کیلئے دعا کی درخواست ہے۔

• اللہ تعالیٰ نے اپنے فضل و کرم سے مکرم حافظ محمد ابراہیم صاحب مربی سلسلہ کو مورخہ ۲۹ دسمبر ۱۹۸۸ء کو دوسری بیٹی عطا فرمائی ہے۔ حضور ایدہ اللہ بنصرہ العزیز نے ازراہ شفقت بچی کا نام "فائزہ کوکب" تجویز فرمایا ہے۔ احباب کی خدمت میں درخواست ہے کہ بچی کی درازی عمر اور خادمہ دین ہونے کے لئے دعا کر کے ممنون فرمائیں۔

(عبدالمغنی زاہد مربی سلسلہ)

ماہ بماہ چندہ ادا کرنے سے ایک ماہ میں دو ماہ کا بار نہیں پڑتا —— (ناظر مال)

۱۹۸۸ء میں وفات پانے والے موصی

: قسط سوم :

۷۰۔ محترم نیک محمد صاحب ولد عبداللہ صاحب ساکن کھریا ضلع سیالکوٹ۔

۷۱۔ محترمہ بلقیس بیگم صاحبہ زوجہ ٹھیکیدار چراغ الدین صاحب محلہ دار النصر شرقی ربوہ۔

۷۲۔ محترمہ زکیہ خاتون صاحبہ زوجہ محمد یوسف صاحب کراچی۔

۷۳۔ محترمہ جبو صاحبہ زوجہ حکیم میاں روشن دین صاحب آف چک ۹۶ گ۔ب مریح ضلع فیصل آباد۔

۷۴۔ محترمہ معراج بیگم صاحبہ زوجہ مستری عبدالماجد صاحب نیلہ گنبد لاہور۔

۷۵۔ محترمہ سکینہ بی بی صاحبہ زوجہ چوہدری احمد دین صاحب ساکن بھوبھٹی ضلع سیالکوٹ۔

۷۶۔ محترمہ رابعہ بی بی صاحبہ بیوہ حافظ سراج دین صاحب ساکن محلہ دار العلوم شرقی ربوہ

۷۷۔ محترمہ حاکم بی بی صاحبہ زوجہ حاجی اللہ بخش صاحب ساکن چندر کے منگولے ضلع سیالکوٹ۔

۷۸۔ محترم قریشی رشید احمد صاحب ولد مستری عبدالکریم صاحب کراچی۔

۷۹۔ محترمہ رشیدہ بیگم صاحبہ زوجہ مستری محمد ابراہیم صاحب محلہ دار البرکات ربوہ

۸۰۔ محترمہ عنایت بیگم صاحبہ زوجہ علی محمد صاحب ساکن چک A-۹۱ محمود آباد ضلع خانیوال۔

۸۱۔ محترم احمد حسین صاحب کاتب ولد منشی محمد حسین صاحب فیکٹری ایریا ربوہ۔

۸۲۔ محترمہ عائشہ بی بی صاحبہ زوجہ ٹھیکیدار محمد شریف صاحب محلہ دار الرحمت وسطی ربوہ

۸۳۔ محترمہ فاطمہ سعیدہ بیگم صاحبہ زوجہ چوہدری محمد احمد صاحب فیکٹری ایریا ربوہ

۸۴۔ محترمہ فضل بی بی صاحبہ زوجہ چوہدری فیروز الدین صاحب ساکن میانوالی سندھواں ضلع سیالکوٹ۔

۸۵۔ محترمہ زہرہ بیگم صاحبہ زوجہ منشی سلطان احمد صاحب صدر جماعت احمدیہ منڈیکی گورایہ ضلع سیالکوٹ۔

۸۶۔ محترمہ امینہ بیگم صاحبہ زوجہ منشی سید احمد صاحب ساکن ٹابلی ریلوے اسٹیشن ضلع تھرپارکر سندھ۔

۸۷۔ محترمہ زینت بی بی صاحبہ زوجہ شیر محمد صاحب ساکن چک ۱۸۹ ج ب ضلع فیصل آباد۔

۸۸۔ محترم چوہدری عنایت اللہ صاحب گورایہ محلہ دار العلوم غربی ربوہ۔

۸۹۔ محترمہ سردار بی بی صاحبہ زوجہ علم الدین صاحب محلہ دار الیمن غربی ربوہ

۹۰۔ محترم ملک بشیر احمد صاحب ولد ملک گل محمد صاحب ماڈل ٹاؤن لاہور۔

۹۱۔ محترم چوہدری اللہ دین صاحب ولد میاں جیون صاحب سرگودھا حال ربوہ

۹۲۔ محترمہ سیدہ سیدہ بیگم صاحبہ زوجہ ملک عمر علی صاحب کھوکھر مرحوم آف ملتان محلہ دار الصدر شمالی ربوہ۔

۹۳۔ محترمہ رحیم بی بی صاحبہ زوجہ میاں دین محمد صاحب چک ۱۲۷ ر ب۔ ضلع فیصل آباد

۹۴۔ محترمہ امۃ الحفیظ صاحبہ زوجہ چوہدری ذکاء اللہ خاں صاحب ماڈل کالونی کراچی۔

۹۵۔ محترم میاں محمد عمر صاحب ایڈووکیٹ ساہیوال شہر

۹۶۔ محترمہ امۃ الحفیظ بیگم صاحبہ زوجہ ملک نصر اللہ صاحب محلہ دار الرحمت شرقی ربوہ

۹۷۔ محترمہ امۃ الرحمٰن صاحبہ عزالہ زوجہ چوہدری عطاء الرحمٰن صاحب محمود واقف زندگی محلہ دار الصدر شرقی ربوہ

۹۸۔ محترم چوہدری جمال الدین صاحب ولد چوہدری مولا بخش صاحب ساکن فیصل آباد شہر

۹۹۔ محترم چوہدری عبداللطیف صاحب ولد چوہدری بھنبو خاں صاحب ساکن چاہ بھاگووالہ موضع بیتل کوٹ ضلع ملتان

۱۰۰۔ محترمہ ریشم بی بی صاحبہ زوجہ چوہدری دین محمد صاحب ساکن چک ۳۰۴ ج ب آدا ضلع (ٹوبہ ٹیک سنگھ)

۱۰۱۔ محترمہ امۃ الباری صاحبہ زوجہ گلزار صاحب ربوہ حال ڈنمارک

۱۰۲۔ محترمہ حسن بی بی صاحبہ زوجہ چوہدری قائم الدین صاحب ساکن طاہر آباد ربوہ

۱۰۳۔ محترم میاں فقیر محمد صاحب ولد میاں علی گوہر صاحب ساکن کھریا ضلع سیالکوٹ۔

۱۰۴۔ محترم حاجی شیخ دوست محمد صاحب سابق صدر جماعت احمدیہ کوٹ مومن ضلع سرگودھا

۱۰۵۔ محترمہ بیگم بی بی صاحبہ زوجہ فضل الٰہی صاحب محلہ دار الصدر غربی ربوہ

۱۰۶۔ محترم چوہدری خدا بخش صاحب ولد چوہدری غلام قادر صاحب ساکن چک ۷۹ ر ب گھسیٹ پورہ ضلع فیصل آباد۔

تفصیلی لٹریچر مفت
• اکسیرِ اپھارہ • اکسیرِ دودھ
• اکسیرِ کنار • تریاقِ زہرباد
• اکسیرِ سرکن • اکسیرِ واہ
و دیگر اکسیرات حیوانات کے نرخ
فی پیکٹ ۳/- درجن ۲۷/- گرس ۳۰۲/۸ بونس علاوہ
کیورٹو میڈیسن کمپنی رجسٹرڈ ربوہ
فون سیلز آفس: ۷۷۱ کلینک: ۶۰۶
رہائش ڈاکٹرز: ۶۰۷

Digitized By Khilafat Library Rabwah

بیوت الحمد منصوبہ کا دوسرا مرحلہ

سیدنا حضرت امام جماعت احمدیہ ایدہ اللہ تعالیٰ کی سپین سے واپسی پر خدا تعالیٰ نے حضور ایدہ اللہ تعالیٰ کے دل میں یہ تحریک ڈالی تھی کہ خدا کے گھر بنانے کی جو توفیق اللہ تعالیٰ نے عطا فرمائی ہے اور خصوصیت کے ساتھ سپین میں دارالذکر بنانے کی جو توفیق ملی ہے اس کے تشکر یہ کا بہترین اظہار یہ ہے کہ خدا کے بندوں کے گھر بھی بنائے جائیں اور وہ غریب جو اپنی ساری کوشش کے باوجود بمشکل زندہ ہیں۔ ان کے لئے سر چھپانے کا کم از کم سامان مہیا کرنے کی کوشش کی جائے۔

چنانچہ اس سلسلہ میں بیوت الحمد منصوبہ کا اعلان حضور ایدہ اللہ تعالیٰ نے فرمایا اور اللہ تعالیٰ کے فضل سے جماعت نے اس منصوبہ کی طرف بڑی تیزی کے ساتھ توجہ کی اور قربانی کا مظاہرہ کیا جس کے نتیجہ میں ۸۰ مکان اور ایک ہوسٹل دو منزلہ (دارالاکرام) تعمیر ہو چکا ہے۔

اب دوسرے مرحلہ میں مزید ۲۰ مکان اور ایک ہوسٹل دو منزلہ (دارالاکرام) تعمیر کئے جائیں گے۔

اس کے لئے کم و بیش ۵۰ لاکھ روپے کی ضرورت ہے۔ اس سلسلہ میں تمام امراء اکرام کی خدمت میں تحریک کی جا چکی ہے۔ امید ہے کہ تمام احباب جماعت تک پہنچ چکی ہوگی۔ اور امید کی جاتی ہے کہ احباب جماعت نے مندرجہ ذیل امور کے بارے میں جائزہ لیا ہوگا اور بھرپور تعاون کا ثبوت فراہم کیا ہوگا۔

(۱) وعدہ جات کی ادائیگی۔
(۲) نئے وعدہ جات اور اس کی ادائیگی۔
(۳) ایک لاکھ کے نئے انفرادی وعدہ جات اور اس کی ادائیگی۔
(۴) نئے وعدہ جات برائے ادائیگی اخراجات مکمل مکان اندازاً (۵۰,۰۰۰ روپے)

اس اعلان کے ذریعہ احباب جماعت تک ایک بار پھر تحریک کی جاتی ہے تاکہ اگر کوئی دوست کسی وجہ سے اس بابرکت سکیم میں شمولیت سے رہ گئے ہوں تو اب اس میں شامل ہو کر ثواب دارین حاصل کریں۔

اللہ تعالیٰ سب احباب جماعت کو زیادہ سے زیادہ اس بابرکت سکیم میں شمولیت کی توفیق بخشے اور اجر عظیم سے نوازے۔

(صدر بیوت الحمد سوسائٹی ربوہ)

خبریں

★ بھارتی وزیر اعظم مسز اندرا گاندھی کے قاتلوں کو پھانسی دیئے جانے کے بعد مسلح سکھوں نے بھارتی صوبہ پنجاب کے ایک گھر میں گھس کر ایک ہی خاندان کے ۱۱ افراد کو گولی مار کر ہلاک کر دیا ایک ریلوے اسٹیشن کو نذر آتش کر دیا اور ایک بس کو آگ لگا دی پولیس نے ۲ بموں کو پھٹنے سے پہلے ناکارہ کر دیا۔ پنجاب بمبئی اور نئی دہلی کے تمام سکھ دکانداروں نے اپنی دکانیں احتجاجاً بند رکھیں۔

★ افغانستان کے مجاہدین سے گفتگو کرنے والے روسی نائب وزیر خارجہ مسٹر وارنتسوف نے کہا ہے کہ اگر مجاہدین کے حملے جاری رہے تو فوجوں کے انخلاء کی آخری تاریخ پر دوبارہ غور کیا جائے گا۔ پاکستان کے سیکرٹری خارجہ نے کہا ہے کہ خونریزی سے بچنے کے لئے وسیع البنیاد حکومت ضروری ہے۔ انہوں نے کہا کہ مجاہدین نے خونریزی بند کرنے کی کبھی مخالفت نہیں کی تاہم وہ کابل حکومت کی موجودگی میں جنگ بندی کے مخالف ہیں۔

★ پانی اور بجلی کے وفاقی وزیر مسٹر فاروق لغاری نے کہا ہے کہ حکومت کالا باغ ڈیم تعمیر کرنے پر سنجیدگی سے غور کر رہی ہے۔ انہوں نے کہا کہ کوئلہ سے بجلی پیدا کی جائے گی۔

★ جھارا پہلوان کے والد اسلم پہلوان عرف اچھا پہلوان انتقال کر گئے۔

★ امریکی سینیٹر سٹفیس سولارز کی قیادت میں امریکی وفد وزیر اعظم محترمہ بے نظیر بھٹو سے اہم مذاکرات کرنے کے لئے ۱۵ سے ۱۹ر جنوری تک پاکستان کا دورہ کرے گا۔

★ جاپان کے شہنشاہ ہیرو ہیٹو ۸۷ سال کی عمر میں انتقال کر گئے انہوں نے جاپان میں طویل ترین عرصے تک شہنشاہی کی۔ ان کے انتقال کے فوراً بعد ۵۵ سالہ شہزادہ اکی ہیٹو نے تاج و تخت سنبھال لیا ہے۔

★ لیبیا کے صدر قذافی نے امریکہ کے منتخب صدر مسٹر جارج بُش کو تمام متنازعہ مسائل پر براہِ راست مذاکرات کی پیشکش کی ہے۔

★ وفاقی وزیر صحت مسٹر امیر حیدر کاظمی نے کہا ہے کہ اگر بڑے ڈاکٹروں کو پرائیویٹ پریکٹس سے فرصت نہیں ملتی تو ہسپتال چھوڑ دیں انہوں نے کہا کہ نئی ہیلتھ پالیسی کا اعلان چھ ہفتوں میں متوقع ہے۔

★ دو برسوں میں اسرائیل نے پانچ سو فلسطینی شہید کر دیئے۔ وزیر اعظم کے مذہبی امور کے مشیر مولانا سراج احمد دین پوری نے اس خبر کا ذکر کرتے ہوئے کہا کہ پاکستان فلسطینی عوام کی جدوجہد آزادی کا ساتھ دیتا رہے گا۔

★ وفاقی حکومت نے گھی کی قیمت میں کمی کرنے کا فیصلہ کر لیا ہے وزارت صنعت نے بتایا ہے کہ گھی کی قیمت میں کمی کے لئے حکومت کو گھی کارپوریشن آف پاکستان کی طرف سے تجاویز موصول ہوئی ہیں۔ حکومت ان پر غور کر رہی ہے۔

★ صوبائی حکومت پنجاب کی نئی پالیسی کے نتیجے میں مزید ۱۳۱ لڑکیوں کے میڈیکل کالج میں داخلے کا بندوبست کر لیا گیا ہے۔

جہاں تین یا تین سے زائد موصیان ہیں وہاں مجلس موصیان قائم کی جائے۔
مجلس موصیان کا فرض ہوگا کہ وہ مقامی جماعت میں وصایا کی تحریک کریں۔ اور زیادہ سے زیادہ احباب کو نظام وصیت میں شامل کریں۔ (سیکرٹری مجلس کارپرداز)

دُعا، صدقہ اور خیرات سے بلائیں دور ہوتی ہیں

چندہ عام، حصہ آمد
چندہ جلسہ سالانہ بروقت ادا کریں۔

جدید نسخہ جات کے سیمپلز اور لٹریچر
ڈاکٹرز (ایم بی بی ایس) ہومیوپیتھک ڈاکٹرز اور حکیم حضرات کیلئے خط آنے پر مفت ارسال کئے جاتے ہیں۔
کیورٹیو میڈیسن کمپنی رجسٹرڈ ربوہ
فون سیلز آفس: ۱۷۷ کلینک: ۶۰۶
رہائش ڈاکٹرز: ۶۰۷

نرینہ اولاد سے محروم، بے اولاد، مرض اٹھراء کی شکار دکھیا عورتوں کے لیے
۱۹۱۱ء سے ایک ہی نام
دواخانہ حکیم نظام جان
ہیڈ آفس: چوک گھنٹہ گھر گوجرانوالہ پوسٹ بکس ۲۲۲ فون: ۳۹۹۷
حکیم نظام جان صاحب کے فرزند **حکیم انوار احمد جان**
• ہر ماہ کی ۵-۶-۷ تاریخ کو کوٹھی ۱ دارالعلوم غربی ربوہ
• ہر ماہ کی ۸ تاریخ کو بالمقابل شاہ تاج شوگر ملز منڈی بہاؤالدین
• ہر ماہ کی ۱۲ تا ۱۸ تاریخ کو ۲۔ بی روڈ شیش محل بس سٹاپ بالمقابل سندھی ہوٹل (یو بی ایل کے اوپر) لیاقت آباد ۱۰، ۱۹ کراچی
اور
• ہر ماہ کی ۲۵ تا ۲۸ تاریخ کو چوک جان محمد معصوم شاہ روڈ ملتان میں مطب فرماتے ہیں
ہر جگہ خواتین کیلئے معائنہ کا انتظام ہے
منیجر: دواخانہ حکیم نظام جان
اقصیٰ چوک کالج روڈ ربوہ
فون: ۵۵۸